تحریر: امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ
ترجمہ: حافظ محمد اسلم حنیف
فاضل مدینہ یونیورسٹی

شیعوں کا غائب امام

ایک خطرناک یہودی عقیدہ

اقتباس "الشیعۃ والتشیع"

شیعوں کے عقیدے کے مطابق اُن کا بارہواں امام بچپن میں ہی غار کے اندر چھپ گیا تھا، اور ابھی تک وہ اس غار میں اپنی غیبت کا زمانہ گزار رہا ہے۔ شیعہ قوم کے نزدیک وہ قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔

امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الشیعۃ والتشیع" میں شیعوں کے اس عقیدے کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ آپؒ کے نزدیک یہ عقیدہ خالصتہً یہودیت کا ایجاد کردہ ہے، شیعوں کے اکابرین اپنے شیعوں کو ہر زمانے میں طفل تسلیاں دیتے رہے کہ اس کے خروج کا وقت بہت قریب ہے، مگر تاحال وہ غار میں ہی بند ہے۔ علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ امت مسلمہ کے نزدیک شیعہ قوم یہودیوں کی تقلید میں ایک موہوم و خیالی مہدی کا انتظار کر رہے ہیں، جس کا کتاب و سنت میں کوئی وجود نہیں ہے۔

یہودیوں نے اس عقیدے کو وضع کر کے عرب مسلمانوں کے خلاف بالعموم اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہم و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف بالخصوص اپنے بغض کا اظہار کیا ہے۔ اس امر کی تفصیل آپ کو "الشیعۃ والتشیع" کے درج ذیل اقتباس میں ملے گی۔ اس کا ترجمہ ہمارے فاضل دوست مولانا محمد اسلم حنیف صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی نے کیا ہے۔

اس اقتباس سے قارئین شیعہ فرقے کی یہودی عقائد سے وابستگی اور اکابرین اسلام کے خلاف بغض و حسد کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

ادارہ

امام غائب کب واپس آئے گا:

کلینی نے اپنی کتاب۔ کافی میں اصبغ بن نباتہ سے نقل کیا ہے، کہ اس نے کہا میں ایک مرتبہ امیرالمؤمنین رضؓ کے پاس آیا، تو دیکھا کہ آپ بہت پریشانی کی حالت میں زمین کرید رہے ہیں۔ میں نے عرض کی، اے امیرالمومنین کیا وجہ ہے، آپ بڑے پریشان نظر آرہے ہیں، کہیں زمین میں زیادہ رغبت تو پیدا نہیں ہوگئی؟ آپ نے فرمایا نہیں واللہ ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے توکبھی زمین میں دلچسپی کا خیال تک نہیں کیا، میں تو اس بچے کی وجہ سے پریشان ہوں، جو میری اولاد میں اکیسویں نمبر پر پیدا ہوگا، وہی مھدی ہوگا، جو روئے زمین کو عدل وانصاف سے ایسے ہی بھر دے گا جیسے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ اس کی غیبت ہوگی، اس کی وجہ سے بہت سی اقوام گمراہ ہوں گی اور بہت سی ہدایت یافتہ ہوں گی۔

میں نے کہا اسے امیرالمومنین اس کی غَیبت کی مدت کتنی ہوگی تو فرمایا چھ دن یا چھ ماہ یا چھ سال، میں نے عرض کی کیا یہ کچھ ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ پیدا ہوچکا ہے۔ اصبغ تجھے اس کا کیا علم، یہی تو اس امت کا بہترین حصہ ہے، اور عترتِ رسول ہے۔ [1]

ابوجعفر باقر سے بھی اسی طرح نقل کیا جاتا ہے، کہ انھوں نے کہا۔ اسے ثابت: اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے ۷۰ کی دھائی کو مقرر کیا تھا مگر جب حسینؑ کو قتل کیا گیا تو اللہ تعالیٰ زمینؑ اول پر ناراض ہوگئے۔ پھر ایک صد چالیس تک اس کو مؤخر کر دیا، پھر جب ہم نے تمہیں بتلایا تو تم نے اس بات کو پھیلا کر راز فاش کر دیا۔ پھر اللہ نے اس کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا، اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں مٹا دیتے ہیں، اور جو چاہتے ہیں ثابت رکھتے ہیں۔ [2]

ابوجعفر کے بیٹے جعفر سے یوں نقل کیا جاتا ہے کہ انھوں نے کہا کہ اللہ نے اس کام کے لیے ایک سو چالیس سال کو مقرر کیا تھا، ہم چوں کہ تمہیں بتلا بیٹھے، اور تم نے اس راز کو فاش کر دیا۔ اللہ نے اس پروگرام کو موخر کر دیا۔ [3]

ابوجعفر سے یوں بھی نقل کیا جاتا ہے، کہ انھوں نے کہا کہ "القائم" کے خروج اور نفس زکیہ کے

---

[1] الاصول من الکافی، کتاب الحجۃ ج ۱ ص ۳۳۸۔ [2] الاصول من الکافی ج ۱ ص ۳۶۸۔

[3] کتاب الغیبۃ للنعمانی ص ۲۹۲۔

قتل کے درمیان پندرہ دن سے زیادہ وقفہ نہیں ہوگا۔ [۱] اور جعفر سے یوں نقل کیا گیا ہے کہ:

"جب مسجد کوفہ کی وہ دیوار منہدم ہوگی، جو ابن مسعود کے گھر سے متصل ہے، تو اس قوم پر زوال پر زوال آئے گا، اور اس زوال کے وقت "القائم" کا خروج ہوگا۔ [۲]

تبصرہ:

اس بات کو ہر شخص جانتا ہے کہ نفس زکیہ کو قتل ہوئے ہزاروں دن اور راتیں بیت چکی ہیں اور مسجد کوفہ کی دیوار گرے بھی سینکڑوں سال گزر چکے ہیں، مگر تاحال ان کے خیالی و موہوم امام کا خروج نہیں ہوا۔

اسحاق بن عمار سے نقل کیا جاتا ہے، کہ وہ کہتے ہیں ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہا۔ اے ابواسحاق امام کے خروج کا پروگرام دو مرتبہ مؤخر کیا گیا ہے۔ [۳]

شیعہ شروع سے یوں ہی طفل تسلیاں دے کر "قائم" کے خروج اور مھدی کے رجوع کو ٹالتے رہے ہیں۔ جیسا کہ ان کے ساتویں امام موسیٰ بن جعفر نے خود اس بات کا اقرار کیا ہے۔ اور کلینی نے اسی کافی، اور نعمانی نے اپنی کتاب الغیبۃ میں نقل کیا ہے، تاکہ شیعہ اپنے مذہب سے منحرف نہ ہونے پائیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

"یقطین اپنے بیٹے علی بن یقطین سے کہا، کیا معاملہ ہے کہ ہمیں جو کچھ کہا گیا وہ تو پورا ہوا مگر جو نہیں کہا گیا تھا وہ ابھی تک پورا نہ ہوا۔ (یعنی بنی عباس کو حکومت مل گئی)"

تو علی نے کہا جو کچھ آپ کو یا ہمیں کہا گیا تھا اس کا مخرج و مصدر تو ایک ہی تھا مگر بات دراصل یہ ہے کہ جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا اس کا وقت آچکا ہے۔ اس لیے وہ تو پورا ہوگیا مگر جو وعدہ ہمارے ساتھ کیا گیا تھا اس کا ابھی وقت نہیں آیا۔ اس لیے ہم نے طفل تسلیوں سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔

اگر ہمیں سرے سے یوں کہہ دیا جاتا کہ تمہارے امام کا خروج دو یا تین صدیوں کے بعد ہوگا تو لوگوں کے دل سخت ہو جاتے، اور لوگ شیعہ مذہب سے منحرف ہو جاتے۔ تاہم انھوں نے کہا کہ لوگوں کے دلوں کو مائل رکھنے کا یہی طریقہ بہتر ہے۔ کہ کہتے رہو خروج کا وقت بہت ہی قریب ہے اور تنگی کے دن ختم ہوا چاہتے ہیں۔ [۴]

---

[۱] الارشاد المفید ص ۲۶۰۔ [۲] ایضاً [۳] کتاب الغیبۃ للنعمانی ص ۲۹۴-۲۹۰۔ [۴] الکافی، کتاب الحجۃ، باب کراہیۃ التوفیق ج ۱ ص ۳۶۹۔ کتاب الغیبۃ للنعمانی ص ۲۹۵-۲۹۶ واللفظ لہٗ۔

جزائری نے مجلسی سے نقل کیا ہے کہ مجلسی نے تین روایات سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ خروج کا اصل وقت دولت صفویہ کے قیام کا وقت تھا۔ اس کی عبارت یوں ہے :

"آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ بعض مجمل روایات وارد ہوئی ہیں۔ ان کے ناقلین نے انھیں یونہی اجمالی طور پر ہی بیان کر دیا ہے۔ تاہم ان کا معنی بیان کرنے سے گریز کیا ہے۔ کیوں کہ وہ اخبار متشابہات ہیں۔ ہم پر ان کو من وعن تسلیم کر لینا واجب ہے۔

جزائری ملا باقر مجلسی سے "المر" کی تشریح کرتے ہوئے نقل کرتا ہے کہ اس نے کہا :

"القائم : کا قیام المر کے حساب کے مطابق میری رائے میں یوں ہے کہ۔ المر قرآن کریم میں صرف پانچ جگہوں پر واقع ہوا ہے۔ تو اس کا کسی قرینہ قیاس کے مطابق معنی کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ کیوں کہ محققین مذکورنے اس کی توضیح و تشریح نہیں کی، جیسے کہ انھوں نے الم کی تشریح کی ہے، جس کا مجموعہ اس رسالے کی تحریر کے سال تقریبًا ۱۱۰۰ سال بنتا ہے، جو کہ سن ہجری کا ایک ہزار اٹھترواں سال بنتا ہے، تو اس لحاظ سے امام کے خروج میں صرف پینسٹھ سال باقی ہیں، جب ان تواریخ کی ابتدا اوائل بعثت سے کی جائے۔ یہ محقق مجلسی کی کلام کا خلاصہ ہے۔" [۱]

تبصرہ :

اب تک تو کئی پینسٹھ اور ستتر سال گزر چکے ہیں، مگر امام غائب کو واپسی نصیب نہ ہوئی، اور اس معدوم کو وجود میسر نہ آسکا۔ کسی نے کیا خوب ہی کہا ہے۔

ما آن للسرداب ان یلد الذی   صیرتموہ بزعمکم انسانا

فعلی عقولکم العفاء فانکم   ثلثتم العنقاء والغیلانا

ترجمہ : ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ سرداب اس بچے کو جنم دے جسے تم نے اپنے گمان میں انسان تصور کر رکھا ہے۔ تمہاری عقلوں پر افسوس کہ تم نے عنقاء اور غیلان میں ایک تیسرے معدوم کا اضافہ کر دیا ہے۔

---

[۱] الانوار النعمانیہ نعمت اللہ الجزائری ص ۷۶-۸۰۔

امام غائب جب لوٹے گا تو کیا کرے گا؟:

ظہور اسلام کی بدولت یہودیت و مجوسیت کی سلطنت زوال پذیر ہوئی، ان کی شان و شوکت خاک میں مل گئی، اور عرب شاہسواروں اور قریشی جرنیلوں نے ان کی رہی سہی قوت بھی ختم کر دی، جس کے سبب ان کے دلوں میں حسد و حقد کی آگ شعلہ زن تھی، اس حسد و حقد کو شیعیت کا رنگ دے کر یہودیوں نے اہل تشیع کو مکر و فریب کذب و افتراء اور انتقام موروثی طور پر منتقل کر دیا جس کے باعث انہوں نے سب سے پہلا نشانہ قریش ہی کو بنا ڈالا، اور کہا کہ جب ہمارا غائب امام خروج کرے گا تو اس کا آغاز قریش کے بے پناہ قتل سے ہوگا۔ جب اس کے انتقام کی آگ زندوں پر ظلم و ستم کر کے بھی ماند نہ پڑے گی تو وہ مُردوں پہ ہاتھ صاف کرنے سے باز نہ آئے گا، اور عرب کو اپنی تلوار سے تہس نہس کر دے گا۔

ابو جعفر سے یوں نقل کیا گیا ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ غائب امام آکر کیا کچھ کرے گا؟ تو اکثریت کی خواہش یہی ہوگی کہ اس کے خوف سے قبل ہی مر جائیں تاکہ اسے دیکھ نہ سکیں، کیوں کہ وہ بے پناہ قتل و غارت کرے گا، اور قتل کی ابتداء بھی قریش سے کرے گا، اس کا معاملہ صرف تلوار تک ہی محدود رہے گا۔

حتیٰ کہ بہت سے لوگ کہہ رہے ہوں گے کہ اس کا تو آل محمدؐ سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر یہ آل محمدؐ سے ہوتا تو لوگوں پر ضرور رحم کرتا۔ [1]

مفید اور طبرسی نے یوں نقل کیا ہے۔ جب آل محمدؐ کا القائم قائم ہوگا تو وہ پانچ صد قریشیوں کو زندہ کرے گا، پھر ان کو قتل کر دے گا پھر پانچ صد کو زندہ کر کے قتل کرے گا، یہ عمل چھ مرتبہ دہرائے گا تو میں نے عرض کیا کہ ان کی اتنی تعداد ہوگی؟ کہا ہاں قریشی اور ان کے موالی کی تعداد اسی قدر ہو جائے گی۔ [2]

پھر کہا کہ وہ سیف بے نیام ہے، عرب کو کاٹنے والی تلوار ہے، وہ عرب کے شدید مخالف ہوگا۔ اس کا واسطہ صرف تلوار سے ہی ہوگا۔ وہ کسی کو توبہ کا موقع ہی نہیں دے گا۔

---

[1] ص ۳۰۹، ۳۱۰۔ [2] الغیبۃ للنعمانی ص ۲۰۹۔ [3] ایضاً ص ۳۱۱۔ [4] الارشاد المفید ص ۳۶۴، اعلام الوری للطبرسی ص ۴۶۱۔ اس جیسی عبارت نعمانی نے بھی نقل کی ہے۔ [5] الغیبہ للنعمانی ص ۲۳۰۔

جعفر سے ایک مقام پر یوں بھی نقل کیا گیا ہے کہ جب قائم آل محمدؑ خروج کرے گا تو قریش کے لیے صرف تلوار رہی ہوگی۔ لوگ "القائم" کے خروج کی جلدی میں کیوں پڑ گئے ہیں؟ وہ تو ننگی تلوار ہوگی اور اس کی تلوار کے سایہ میں موت ہوگی۔ [۱]

اندازہ فرمائیے کہ عرب کے خلاف کیسے آگ اگلی جا رہی ہے، اور خاص کر قریش کے خلاف کس ستم ظریفی سے کام لیا جا رہا ہے؟

تو کیا اس حقیقت کے بعد بھی ان کی یہودیت اور مجوسیت میں شک کی گنجائش باقی ہے؟ اور کیا کوئی حقیقت پسند ان میں ایرانی عنصر اور یہودی عقائد و معتقدات کا انکار کر سکتا ہے؟

یہ بھی نقل کیا جاتا ہے، کہ وہ غیظ و غضب کی حالت میں نمودار ہوگا..... ننگی تلوار اس کے کندھے پر ہوگی، اور متواتر آٹھ ماہ تک اندھا دھند قتل و غارت کرے گا۔ اور اس غارت گری کی ابتداء بنی شیبہ سے کرے گا، ان کے ہاتھ کاٹ کر کعبۃ اللہ میں لٹکا دے گا۔ اور منادی کرائے گا یہ اللہ کے چوروں کے ہاتھ ہیں، پھر بے دریغ قریش کا قتل کرے گا۔ [۲]

امام غائب۔ مُردوں کو زندہ کرے گا، اور اصحابؓ رسولؐ کو قتل کرے گا:

اس کے قتل کی ہوس زندوں سے پوری نہ ہوگی تو وہ مُردوں کو زندہ کرے گا، اور ان کو قتل کرے گا۔ ان کی کذب بیانی اور دروغ گوئی کے مطابق وہ یزید بن معاویہ رضؓ اور اُن کے ساتھیوں کو زندہ کرے گا پھر ان کو قتل کر دے گا۔ [۳]

صرف یہی نہیں بلکہ اس سے بڑا افتراء یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ جب ہمارا امام قائم ہوگا تو اَلْحُمَیْرَاء (عائشہ صدیقہ بنت الصدیق ام المومنین رضی اللہ عنہا) کو زندہ کرے گا، اور ان کو کوڑے لگائے گا، اور فاطمہ رضؓ کا انتقام لے گا۔ [۴]

یہ قوم اسلام کے جرنیلوں اور کلمہ توحید کے علمبرداروں کے خلاف حسد و حقد اور اظہار کمینگی میں اس حد تک آگے گزر چکی ہے کہ عقل سلیم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی، اور کوئی شریف آدمی اسے برداشت

[۱] الغیبۃ للطوسی صفحہ ۲۳۳-۲۳۴۔ [۲] الغیبۃ للنعمانی صفحہ ۳۰۸۔ [۳] بحار الانوار ج ۱۳ ص ۲۱۹، تفسیر العیاشی ج ۲ ص ۲۸۲، البرہان ج ۲ ص ۴۰۸۔ الصافی ج ۱ ص ۹۰۹۔

[۴] تفسیر الصافی صفحہ ۳۰۹۔

نہیں کرسکتا۔ کہتے ہیں کہ "القائم" نے کہا کہ میں آپ کو ایک بات نہ بتاؤں، وہ بات یوں ہے کہ جب بچہ گم ہو جائے گا مغربی حرکت میں آجائے گا۔ عمانی چلے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائے گی تو اللہ مجھے خروج کی اجازت دے گا تو میں صفا مروہ کے درمیان سے ۳۱۳ آدمیوں کے ہمراہ خروج کروں گا۔ اور فوراً کوفہ کا رخ کروں گا، اور اس کی مسجد کو گرا کر دوبارہ قدیم بنیادوں پر تعمیر کر دوں گا، اور اس کے ارد گرد کی جابر بادشاہوں کی تعمیرات مسمار کر دوں گا۔ اور لوگوں کو اسلامی حج کراؤں گا، پھر یثرب کا رُخ کرونگا اور روضہ پاک کو مسمار کر دوں گا، اس میں جو دو آدمی ہیں (ابوبکرؓ و عمرؓ) کو ان کی قبروں سے نکالوں گا تو ان کے جسم تر و تازہ ہوں گے، پھر میں حکم دوں گا کہ فوراً سولی تیار کی جائے، تو دو خشک لکڑیوں سے سولی تیار کی جائے گی، جب ان کو سولی پر لٹکایا جائے گا تو فوراً ہی وہ دونوں لکڑیاں تر ہو جائیں گی، اور ان کے پتے نکل آئیں گے، جس سے لوگ بڑی آزمائش میں مبتلا ہوں گے۔ آسمان سے منادی ہوگی، اے زمین ان کو نگل جاؤ پھر اس کے بعد صرف پکے مؤمن زمین پر رہ جائیں گے۔ میں نے عرض کی حضرت اس کے بعد کیا ہوگا تو انھوں نے کہا، پھر سب کو لوٹایا جائے گا۔ [1]

جزائری نے اس کی مزید تفصیل نقل کی ہے کہ فضل بن عمر نے یوں نقل کیا ہے کہ:

"زمین فخر کرے گی، کعبۃ اللہ ارضِ کربلا پر فخر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے کہے گا اے کعبہ چپ رہ کربلا پر فخر نہ کر۔

کیوں کہ وہ جگہ بہت ہی برکت والی ہے، جس کے بارے رب نے موسیٰ سے کہا تھا: "انی انا اللہ" (میں ہی اللہ ہوں) اور یہی وہ جگہ ہے جہاں مسیح ابن مریمؑ کی ولادت ہوئی اور یہی مقدس مقام ہے جہاں حسینؓ ابن علیؓ کے سر مبارک کو غسل دیا گیا تھا، اور یہ وہی مقام مقدس ہے جہاں سے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرایا گیا۔

فضل بن عمر نے کہا، "آقا"

پھر مہدی کہاں جائے گا؟ تو کہا وہ میرے دادا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کا رُخ کرے گا جب وہ وہاں پہنچے گا تو عجیب و غریب واقعات رونما ہوں گے، مؤمنوں کو حقیقی سرور نصیب ہوگا، اور کافروں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

---

[1] البرھان فی تفسیر القرآن ج ۲ ص ۴۰۷۔

فضل نے کہا۔ آقا یہ کیسے ممکن ہو گا ؟

تو اس نے کہا مہدی میرے دادا کی قبر پہ جائے گا. اور کہے گا یہ میرے دادا کی قبر ہے ؟ لوگ کہیں گے جی ہاں ۔ پھر پوچھے گا آپ کے ساتھ کون کون ہے ؟ تو لوگ کہیں گے آپ کے دونوں ساتھی ابوبکرؓ وعمرؓ، وہ پوچھے گا : حالانکہ وہ ساری مخلوق سے زیادہ جاننے والا ہو گا : ابوبکرؓ وعمرؓ کون ہیں ؟ اور انھیں کیسے اس جگہ دفن کیا گیا ؟

ممکن ہے کہ کوئی اور ہو ؟ لوگ کہیں گے اے مہدی آل محمدؐ یہ کیسے ممکن ہے یقیناً یہ دونوں وہی ہیں کیوں کہ وہی آپ کے خلفاء اور آپ کے سسر تھے، پھر وہ پوچھے گا تم میں سے کوئی اسے جانتا ہے ؟ لوگ کہیں گے جی ہاں ہم ان کے اوصاف سے ان کو جانتے ہیں ۔ پھر سوال کرے گا کہ کسی کو ان کے یہاں دفن ہونے میں شک تو نہیں ؟ لوگ کہیں گے بالکل کسی کو کوئی شک نہیں ہے ۔

پھر وہ تین دن بعد حکم دے گا تو ان کی قبروں کو اکھاڑ کر انھیں نکالا جائے گا تو ان کی میتیں بالکل تروتازہ ہوں گی ۔ جیسے ان کو دفن کیا گیا تھا ۔

پھر وہ ان کا کفن کھینچ لے گا اور ان کو برہنہ کر دے گا اور حکم دے گا کہ ان کو اس خشک تنے پر سولی دے دو، درخت پر لرزہ طاری ہو جائے گا، اس کے پتے نکلنے شروع ہو جائیں گے اور نئے شگوفے پھوٹ پڑیں گے، اور اسی لمحے اس کی ٹہنیاں پھیل جائیں گی اور اتنا بلند ہو جائے گا ۔

ابوبکر وعمر سے عقیدت رکھنے والے کہیں گے کہ یہ ان کے لیے بڑا اعزاز ہے، اور ہم ان کی محبت میں صادق ہیں جس کی وجہ سے ہم کامیاب ہو گئے ۔

یہ خبر اسی لمحے ساری دنیا میں پھیل جائے گی جس کے دل میں رائی کے برابر بھی آپ کو محبت ہو گی وہ مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے گا، پھر انھیں سخت آزمایش سے دوچار ہونا پڑے گا۔

پھر مہدی کا منادی اعلان کرے گا لوگو : یہ دونوں اللہ کے نبی سے ساتھی ہیں جو ان سے محبت کرتا ہے وہ الگ ہو جائے، اور جو ان سے عداوت رکھتا ہے وہ دوسری طرف ہٹ جائے تو لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے، پھر مہدی محبت کرنے والوں کے سامنے ان سے برارت کا اظہار کرے گا، اور کہے گا تم بھی ان دونوں سے برارت کا اظہار کردو، مگر وہ اظہار برارت سے گریزاں ہوں گے اور کہیں گے ہمیں تو علم ہی نہ تھا کہ اللہ کے ہاں ان کا کتنا بلند و بالا مقام ہے، ان سے برارت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ہاں : رب کعبہ کی قسم ہم تجھ سے اور تیری ذریت سے برارت کا اظہار کرتے ہیں اور ہر

اُس شخص سے اظہار برارت کرتے ہیں جو ان دونوں پر ایمان نہیں لاتا یا جس نے ان کی قبروں کو اکھاڑا یا ان کی توہین و بے حرمتی میں شریک ہوا، ہم ان سب سے برارت کا اظہار کرتے ہیں۔

پھر مھدی ہوا کو حکم دے گا جو ان تمام لوگوں کو کٹے ہوئے تنوں کی طرح اکھاڑ پھینکے گی۔ پھر اس کے حکم سے ابوبکر و عمر کو سولی سے اتار لیا جائے گا، پھر وہ ان دونوں کو زندہ کرے گا، اور مخلوق انسانی کو جمع ہونے کا حکم دے گا، اور ان کے سامنے ابوبکر و عمر رض کے سارے عیوب بیان کرے گا۔ یہاں تک کہ ھابیل کا قتل، ابراہیم علیہ السلام کے لیے چخہ جلانا، یوسف صدیق کو کنوئیں میں پھنکوانا، یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں حبس بے جا میں ڈلوانا، یحیٰی کا قتل اور عیسیٰ بن مریم کو سولی پہ لٹکانا۔ جرجیس اور دانیال کو عذاب دینا۔ سلمان فارسی کو مارنا، اور امیر المومنین رض اور حضرت فاطمہ رض اور حضرت حسین رض کے دروازے پر آگ جلانا، اور ان کو قتل کرنے کا پروگرام بنانا۔ حضرت فاطمہ رض کو کوڑے مارنا اور حمل ضائع کرانا۔ حضرت حسن رض کو زہر دلوانا، اور حضرت حسین رض کو قتل کروانا۔ ان کے بچوں کو اور آل رسول کو ذبح کروانا وغیرہ وغیرہ۔ سارے گناہوں کا الزام ان پر عائد کرے گا۔ صرف یہی نہیں بلکہ جتنے مسلمانوں کا ناجائز خون بہایا گیا، دنیا میں جتنی بدکاری ہوئی جتنے سودی کاروبار ہوئے جتنی حرام خوری ہوئی حضرت آدم سے لے کر قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے ستم ہوئے وہ سارے ابوبکر و عمر رض کے پلے ڈال دے گا، اور ان تمام کا اعتراف کریں گے۔

پھر وہ تمام حاضرین کے مظالم کا ان سے قصاص لے گا، اور ان دونوں کو سولی پر چڑھا دے گا اور آگ کو حکم دے گا زمین سے آگ نکلے گی، درخت سمیت ان دونوں کو جلا ڈالے گی پھر ہوا کو حکم دے گا وہ ان کی راکھ کو اڑا کر سمندر میں پھینک دے گی۔

فضل نے پوچھا آقا یہ ان کا آخری عذاب ہو گا؟ کہا تو ہلاک ہو جائے۔ اللہ کی قسم پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے، ان کے ہمراہ الصدیق الاکبر امیر المومنین، فاطمہ اور حسن و حسین ہونگے۔ نیز دیگر تمام ائمہ کرام بھی ان کے ہمراہ ہوں گے، اور تمام پکے مؤمن اور تمام پکے کافر بھی ساتھ آئیں گے۔ پھر ان دونوں سے سارے مظالم کا قصاص لیا جائے گا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ انھیں ہر دن رات میں ہزار مرتبہ قتل کیا جائے، اور سخت عذاب میں مبتلا رکھا جائے۔[1]

---

[1] الانوار النعمانیہ للجزائری ج ۲ ص ۸۶ - ۸۷ -

امام غائب کی قساوت قلبی اور ظلم و ستم :

اس کی قساوتِ قلبی کی روایت بھی جعفر سے ہی نقل کرتے ہیں کہ اچانک ایک آدمی اس کے سامنے آئے گا ، اور وہ اوامر و نواہی کا حکم دے رہا ہوگا ، پھر اچانک حکم دے گا کہ اس کا سر قلم کر دو۔ مشرق و مغرب میں اس کے ظلم و ستم کی وجہ سے ہر چیز خوفزدہ ہوگی ۔ ؎۱ وہ نہ زخمی کو معاف کرے گا ، نہ بھاگنے والے کو چھوڑے گا ۔ ؎۲

اور ایک روایت یوں بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا ہے مگر اس نے " القائم " کو انتقام کی خاطر پیدا کیا ہے ۔ ؎۳

نئے دین اور نئی کتاب کی طرف دعوت دے گا :

اثنا عشری شیعہ کے عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ ان کا امام موہوم اور امام غائب لوگوں کو نئی کتاب اور نئے دین کی دعوت دے گا ۔ اس بارے میں انھوں نے کئی بے سروپا حکایتیں نقل کی ہیں ۔ جن میں سے ایک روایت ان کے پانچویں امام معصوم سے منقول ہے ۔ کہ :

" القائم ، نئے دین کی دعوت لے کر خروج کرے گا ۔ عرب کے سخت خلاف ہوگا ۔ اسے صرف تلوار ہی سے واسطہ ہوگا ، کسی کو توبہ کا موقعہ نہ دے گا " ؎۴

اسی سے ایک روایت یوں بیان کی جاتی ہے ، کہ :

" کسی نے سوال کیا کہ وہ سیرت نبوی پر عمل پیرا ہوگا ؟ تو جواب ملا ۔ نہیں وہ سیرت طیبہ پر عمل پیرا نہیں ہوگا ۔ میں نے کہا آپ پر قربان جاؤں کیوں ؟ تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو امت کے محسن تھے ، اور لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرتے تھے ۔ جب کہ مھدی احسان کی بجائے قتل و غارت کرے گا ۔ کیوں کہ اسے یہی حکم دیا گیا ہے ، اس کی سیرت صرف قتل ہوگی ، وہ توبہ کی فرصت بھی نہ دے گا " ؎۵

؎۱ الغیبۃ للنعمانی ص۲۳۹ ۔

؎۲ الغیبۃ للنعمانی ص۲۳۲ ۔

؎۳ تفسیر النعمانی ص۳۰۹ مجلد کبیر ۔

؎۴ الغیبۃ للنعمانی ص۲۳۳ ۔

؎۵ الغیبۃ للنعمانی ص۲۳۱ ۔

ایک روایت یوں بیان کی جاتی ہے، کہ جعفر نے کہا :

" واللہ گویا کہ میں اسے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان دیکھ رہا ہوں وہ لوگوں سے نئی کتاب نئے دین اور نئے آسمانی سلطان کی بیعت لے رہا ہے ۔ ؎۱

اسی طرح کی ایک روایت مجلسی نے بحار الانوار میں نقل کی ہے ۔ ؎۲

" امام جعفر صادق سے کسی نے سوال کیا کہ امام غائب کی سیرت کیا ہو گی ؟ تو انھوں نے فرمایا وہ بھی اسی طرح کرے گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔ آپ نے جاہلیت کی تمام رسومات ختم کی تھیں، اور وہ اسلام کو نئے سرے سے مرتب کرے گا۔ ؎۳

یہ تمام حکایات و روایات اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ یہ ساری یہودیوں کی کارستانیاں ہیں کہ انھوں نے اپنے غلط نظریات اور گندے عقیدے وراثت کے طور پر ایک ایسے گروہ کو منتقل کر دیئے جو بدقسمتی سے اپنی نسبت اسلام کی طرف کرتے ہیں ۔

نیز ان باطل روایات کی مزید توضیح ان روایات سے ہوتی ہے جن کو نعمانی اور مجلسی نے ابو جعفر کی طرف منسوب کرکے نقل کیا ہے ۔ کہ اگر ہمارا قائم آلِ محمدؐ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے اس کی مدد کرے گا ۔ جبریل اس کے سامنے ہوگا ۔ میکائیل دائیں اور اسرافیل بائیں ہوگا ۔ ایک ماہ کی مسافت سے اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے رعب ہوگا ۔ مقرب ملائکہ اس کے ساتھ ہوں گے سب سے پہلے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرے گا ۔

ان کے ساتھ بے نیام تلوار ہوگی ، اللہ تعالیٰ اس کو روم ، دیلم ، سندھ ، ہند اور کابل پر فتح دے گا ۔

اے ابو حمزہ ! القائم شدید خوف و ہراس کی شکل میں ظاہر ہوگا ۔ ہر طرف زلزلے اور فتنے ہوں گے ، لوگ اس کی آمد سے قبل طاعون جیسی بیماریوں میں مبتلا ہوں گے اور وہ قائم بھی سیف بے نیام ہوگا ، خاص کر عربوں کے بہت ہی مخالف ہوگا ، لوگوں میں شدید اختلاف ہوگا ، اور احوال و ظروف تبدیل ہو چکے ہوں گے حتیٰ کہ ان فتنوں کے باعث ہر شخص صبح و شام موت کا متمنی ہوگا ، لوگ آپس میں

؎۱ ایضاً ۔ ؎۲ جلد ۱۳ صـ ۱۹۴ وما بعدها ۔

؎۳ بحار الانوار ج ۱۳ صـ ۱۹۴ ۔

ایک دوسرے کو کاٹ رہے ہوں گے۔

القائم انتہائی مایوسی کے عالم میں نمودار ہو گا۔

مبارک ہو اس شخص کو جس نے اس کو پالیا، اور اس کے ساتھیوں میں شامل ہو گیا۔

ہلاکت و بربادی ہے اس کے لیے جو اس کی مخالفت کر بیٹھا، اور اس کا دشمن بن گیا۔

پھر کہا کہ وہ نئے دین کا داعی ہو گا، نئے طریقے ایجاد کرے گا۔ عرب کو نئے سرے سے ختم کرنے کا نیا منصوبہ بنائے گا، اس کا تعلق صرف اور صرف تلوار سے ہی ہو گا، توبہ کی بھی فرصت نہ دے گا۔ اور اسے اس بارے میں کسی کی ملامت کا بھی خوف و خطر نہ ہو گا۔[1]

خلاصہ

یہ ان لوگوں کی عقیقت ہے، جن کو شیعہ کے تمام فرقوں میں معتدل فرقہ قرار دیا جاتا ہے، اور وہ عبداللہ بن سبا سے اپنی نسبت کی کلی نفی کرتے ہیں، اور اس کا بھی انکار کرتے ہیں کہ ان کا ایرانی مجوسیت سے کوئی تعلق ہے۔ درحقیقت یہ لوگ اسلام اور اہل اسلام سے انتقام کی آگ میں جھلس رہے ہیں۔ امت اسلامیہ کے باغی ہیں۔ اسلاف امت قائدین و سادات امت پر الزامات و اتہامات ان کا شیوہ ہے، جس کو ہم نے ان ہی کی کتب اور ان ہی کی عبارات سے واضح کیا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ۔

---

[1] کتاب الغیبہ از نعمانی ص ۲۳۴